Lesson 21. Al-Baqarah (Ayaat 172 - 176): Day 76

سُوْرَۃُ البَقَرَۃ کی تفسیر

شکر کے تین درجے ہوتے ہیں۔

شکر بالقلب۔ جس میں دل شکر گزار ہوتا ہے۔ دل سے اللہ کا احسان مانا جاتا ہے۔ دل اللہ کی محبت سے بھرا ہو۔ ہم کھاپی کر نافرمانی کرتے ہیں۔

شکر باللسان: زبان سے اللہ کا شکر ادا کریں۔ زبان سے شکر کے کلمے پڑھیں اور زبان سے اظہار کریں کہ میرے اللہ نے مجھے بہت اچھا کھلایا ہے۔ اپنی تعریف نہ کریں کہ میں بہت اچھا پکاتی ہوں۔

شکر بالجوارح۔ یعنی جسم کا ہر اعضاء اللہ کا شکر ادا کرے۔ کھانے کے بعد ہمیں جب توانائی ملتی ہے تو پھر ہم اپنے جسم کے اعضاء سے کیا کام لیتے ہیں۔ اللہ کی شکر گزاری کے جزبے سے جسم کے ہر حصّے سے نیکی اور خیر کے کام لئے جائیں۔

ایک روایت ؐمیں ہے کہ جو بندے بسم اللہ پڑھ کر کھائیں اور اور کھا کر الحمدللہ پڑھیں اللہ ان سے کیا حساب لے گا۔ وہ تو خود اللہ کا نام لے کر کھاتے ہیں اور کھا کر شکر ادا کرتے ہیں۔ اگر تم اس کی عبادت کرتے ہیں۔

یہاں پھر عبودیت کا سبق آ گیا۔ یہ ایّاک نعبدُ سے شروع ہُوا اور سورۃ النّاس تک ہر پارے میں تھوڑی دیر بعد آتا رہے گا۔ اگر نفس کے بندے ہو تو جو مرضی کرو، اگر معاشرے یا رشتے داروں کے بندے ہو تو ان کو خوش کرو اور اگر اللہ کے بندے ہو تو اس کی عبادت کرو۔ بس اللہ کے بن جاؤ۔ اس کی بات مانو، سب کچھ اللہ کی مرضی سے ہو۔ ہماری زندگی کا ہر معاملہ اللہ کے حکم کے مطابق ہو۔

اب ہمیں یہاں اجازت مل گئی کہ سب کچھ حلال اور پاکیزہ کھاؤ۔ عربی زبان کا ایک Quote ایک مثل ہے کہ 'سب چیزیں حلال ہیں مگر سوائے جن کے بارے میں دلیل آگئی' یعنی اللہ کی بنائی ہوئی تمام کھانے والی چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن سے منع کر دیا گیا۔ تمام چیزیں حلال ہیں سوائے جن کو قرآن اور حدیثؐ میں منع کر دیا گیا۔

صرف اللہ ہی حلال اور حرام کر سکتے ہیں۔ کسی نبیؐ تک کو بھی حلال اور حرام کی اجازت نہیں ہے۔

اپنے اوپر لے کر دیکھیں ہمیں کتنی چیزوں کی اجازت ہے لیکن صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ حضرت آدمؑ کو بھی جنّت میں سب چیزوں کی اجازت تھی صرف ایک چیز سے منع کیا گیا تھا۔ لیکن شیطان نے وہی چیز خوبصورت کر کے دکھائی۔ یہی ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔ شیطان لوگوں کو بہکا دیتا ہے۔ اور ہم بحث میں پڑ جاتے ہیں کہ اللہ نے یہ چیز کیوں حرام کی وہ کیوں نہیں کی۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٧٣﴾ اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

الْمَيْتَةَ لفظ میّت سے ہے یعنی مرا ہُوا۔ یعنی وہ جانور جو ذبح ہونے سے پہلے مر جائے۔ اسلام میں زیادہ تر جانور حلال ہیں۔ لیکن ان کو کھانے سے پہلے دو شرطیں ہیں۔ اس کو حلال کرتے وقت بسم اللہ و

اللہ اکبر کہیں گے۔ تو ہم اللہ کا بنایا ہوا جانور کھانے سے پہلے اللہ سے ہم اجازت لے رہے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں اللہ آپ بہت بڑے ہیں میں آپ کی اجازت سے کھانے لگا ہوں۔ انسانوں سے کچھ لیتے وقت ہم اجازت لیتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے نام سے ہم کھانے کی اجازت لیتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم سب زندہ لوگوں میں ایک شہ رگ جسے رگِ زندگی کہتے ہیں ہوتی ہے۔ جب یہ کٹتی ہے تو جانور یا انسان کے جسم کا دماغ سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہ جانور تڑپتا ہے۔ ہمارے جسم میں خون ہر وقت گندے مادّے نکال رہا ہوتا ہے۔ جسم میں خون کی نالیاں صفائی کر رہی ہوتی ہیں۔ ہمارے خون میں ایسے گندے مادے بھی ہوتے ہیں جو جسم کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اس لئے اس خون کو ہم نہیں کھا سکتے۔ جب جانور تڑپتا ہے تو خون کے ذریعے ہم جانور کے جسم سے وہ سب گندے مادّے نکال دیتے ہیں۔ اگر ہم کسی جانور کو جھٹکا یعنی ایک دم مار دیں تو تو اس کے جسم سے سارا خون نہیں نکلتا اور وہ گندے مادّے جسم کے اندر ہی رہتے ہیں۔ اس طرح گوشت صاف نہیں ہوتا۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی اجازت سے حلال کرینگے اور پھر گندے اور ناپاک مادّے نکالنے کے لئے خاص طریقے سے حلال کر کے کھائیں گے۔ (سورۃ الانعام میں کافی تفصیل آئے گی)

آپ خود ہی دیکھ لیں ان مغربی ممالک میں کس طرح کی بیماریاں ہیں۔ اس کی ایک وجہ گندے خون کے مادّے کھانا بھی ہے۔ آپ خود دیکھ لیں کہ مردہ جانور کھانے کے کیا نقصانات ہو سکتے ہیں۔ ہمارے لئے تازہ اور بہترین چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں تو ہم وہی کھائیں۔ اگر بالفرض حلال گوشت نہیں بھی ملتا تو اللہ کی بنائی ہوئی اور بے شمار دالیں اور سبزیاں ہیں ہم وہ کھا سکتے ہیں۔ یا خود مل جل کر حلال کرنے کی اجازت یا کوئی اور انتظام کر سکتے ہیں۔

اب یہاں دوسری چیز یہ ہے کہ خون حرام ہے۔ کسی بھی جانور کا خون نہیں پی سکتے۔ اس کی وجہ ہم نے ابھی جان لی کہ خون میں جراثیم اور گندے مادّے ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے دھو کر رکھا ہے اور پھر بھی تھوڑا سے خون ابھی گوشت کے اندر ہی ہے تو ٹھیک ہے۔ زیادہ فکر نہ کریں۔

بعض اوقات مائیں غصّے سے بچّوں سے کہتی ہیں کہ تمہارا خون پی جاؤں گی یا تمہیں قتل کر دونگی۔۔ یہ حد سے بڑھی ہوئی بات ہے۔ ایسے نہ کہیں۔ کئی کلچر ایسے ہیں جہاں خون پیا جاتا ہے۔ یہ حرام ہے۔

تیسری چیز سوٗر کا گوشت حرام ہے۔ خنزیر کا گوشت حرام ہے۔ یہ اللہ کا حکم ہے اس لئے ہم نہیں کھائیں گے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ ہم یہ سب حرام چیزیں اس لئے نہیں کھائیں گے کیونکہ یہ اللہ کا حکم ہے۔

اگرچہ ہم اس کی وجوحات کو بھی دیکھ رہے ہیں لیکن ہمیں وجہ معلوم ہو یا نہیں ہم اللہ کی حرام کی ہوئی چیزیں نہیں کھائیں گے۔ کوئی سوال جواب نہیں کرینگے۔

اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ جیسے اللہ نے منع کر دیا کہ بہن بھائی یا ماں بیٹے میں نکاح حرام ہے۔ اللہ کا حکم ہے ہم بس مان لیں گے۔

ہم نے کسی معاملے کو عقل پر نہیں پرکھنا۔ مسلمان ہونے کا تقاضہ ہے کہ ہم اللہ کی ہر بات کو مان لیں۔

اگر کل کوئی کہہ دے کہ خون تو صحت کے لئے اچھا ہے ہم نے پھر بھی حرام ہی سمجھنا ہے۔

خنزیر حرام ہے۔ اللہ کی سنّت ہے کہ جب وہ کسی چیز سے منع کرتا ہے تو دلیل بھی دیتا ہے۔

ہمارے کھانے پینے کا انسان کی طبیعت پر اثر پڑتا ہے۔ خنزیر عجیب جانور ہے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں تو اِس کا اُن لوگوں پر طبّی، اخلاقی اور طور پر اثر ہوتا ہے۔ اس لئے اسے حرام کیا گیا ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ خنزیر کا جسم اندرونی طور پر انسان سے بہت ملتا جلتا ہے۔ تو اگر اُس کو کوئی دل کی یا گردے کی یا کوئی اور بیماری ہو گی تو انسان جب اس کا گوشت کھائے گا تو وہ بیماری انسان کو بھی لگ سکتی ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ خنزیر کی کھال بہت موٹی ہے اور اس کے جسم میں مسام نہیں ہوتے تو اندرونی جراثیم پسینے کے ذریعے باہر نہیں نکلتے اور اس کا گوشت نقصان دہ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس کا گوشت کھائیں گے تو اس کے فاسد مادّے اور جراثیم ہمارے اندر جاسکتے ہیں۔ اس میں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے انسان کے اندر کولیسٹرول بہت بڑھ سکتا ہے۔ چربی سے انسان کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا گوشت سخت ہوتا ہے اور انسانی جسم اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتا۔ اس کا گوشت بدبودار ہوتا ہے۔ اس بدبو کی ختم کرنے کے لئے کچھ کیمیکل استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک گندہ جانور ہے۔ کیچڑ میں رہتا ہے۔ اپنا فضلہ کھالیتا ہے اور دوسرے جانوروں کی گندگی بھی کھالیتا ہے۔ اس کے خون میں یورک ایسڈ نہیں ہوتا کیوں کہ وہ جسم میں ہی رہتا ہے۔ یہ واحد جانور ہے جو homo sexual ہم جنس پرست ہے۔ یعنی مذکر دوسرے مذکر سے آپس میں اور مؤنث دوسری مؤنث سے آپس میں تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ مذکر خنزیر بے غیرت ہوتا ہے اپنی ہی مؤنث کا دوسرے خنزیر سے تعلق کرواتا ہے۔ اب خود دیکھ لیں کہ آج کل کس طرح homo sexual جو پہلے برائی یا خامی تھی کو قبول کر لیا گیا ہے۔ تو جو آپ کے پیٹ میں جائے گا اس کا اثر ضرور ہو گا۔

کہتے ہیں کہ ایک عالم تھے وہ کہتے تھے کہ تم مجھے بتاؤ تم کیا کھاتے ہو میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے ہو۔

میں نے پچھلے سالوں میں اس موضوع پر کافی بات کی ہے آپ ویب سائٹ سے مزید تفصیل سن سکتے ہیں۔

اس کا سب کچھ حرام ہے۔ گوشت چربی، کھال، کُھر سب حرام ہے۔ ایک دفعہ میرے پاس ایک موبائل فون تھا۔ ایک بہن نے اُس کے کور کی اندر کی تہہ دیکھی تو وہ خنزیر کی کھال کی بنی ہوئی تھی۔ (اس کی پہچان یہ ہے) خنزیر کے بال موٹے ہوتے ہیں تو جب ان کو کھال سے نکالا جاتا ہے تو کھال میں سوراخ رہ جاتے ہیں (پھر ظاہر ہے اس کور کو پھینک دیا)۔ خنزیر کی کھال کافی سستی ہوتی ہے۔ اس لئے جب بھی چمڑے کی بنی ہوئی چیز خریدیں تو ضرور چیک کر لیں کہ کس جانور کی کھال ہے۔ کیونکہ ہم نے عبادت کرنی ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا لباس اور باقی سب کچھ پاکیزہ ہو۔

اب تک تین چیزیں ہو گئی جو ہم پر حرام کی گئی ہیں۔ آپ کا دل بھی مطمئن ہو گا کہ اللہ نے یہ چیزیں ہمارے لئے کیوں حرام کی ہیں۔ کچھ لوگ خنزیر نہیں کھاتے لیکن حرام چکن کھا لیتے ہیں۔ عام سٹورز سے گوشت یا حرام بنی ہوئی چیزیں لے کر کھا لیتے ہیں۔ یا کئی لوگ شراب بیچتے ہیں اگر شراب نہیں تو خنزیر کے بنے ہوئے سینڈوچ یا کچھ اور حرام بیچتے ہیں۔

اللہ رازق ہے۔ احتیاط لازم ہے کیونکہ انسان جیسی چیزیں کھاتا ہے ویسے کام کرتا ہے۔

اب آگے چوتھی چیز آتی ہے۔ اس کو دو یا تین دفعہ مختلف طرح پڑھ کر دیکھتے ہیں۔ تاکہ یہ ہر زاویے سے سمجھ آجائے۔

'اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے'

یہاں اُهِلَّ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں پکارنا۔ (حلال والا نہیں ہے)۔ پہلی یا دوسری تاریخ کے چاند کو بھی ھلال کہتے ہیں۔ چاند کو دیکھ کر لوگ پکارتے ہیں اس لئے اسے پکارنا کہتے ہیں کہ وہ دیکھو۔ یہاں اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جانور پر کوئی نام نہ لیا جائے اور اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ اللہ کے نام کے بغیر ہی جانور کو مار کر کھا لیا جائے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر مارا جائے اور پھر وہ جانور کو کھالیں۔ یعنی کسی بھی انسان یا بت کا نام، کسی بھی دوسرے کا نام لے کر جانور کو مار کر کو کھا لیا جائے۔

عرب لوگ ذبح کرتے وقت اپنے بتوں کا نام لیتے تھے یا کسی بزرگ یا پیر کے نام پر ذبح کرتے تھے۔

قبروں یا درگاہ پر لے جاتے۔ کہ ہم نے اس قبر والے کی خوشی کے لئے ذبح کیا ہے۔ یہ چیز اللہ کی ہے لیکن کسی اور کو خوش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بکرا کسی قبر یا دربار پر لے جا کر ذبح کیا جائے۔

اللہ چاہتا ہے کہ ہمارا کام اللہ کو خوش کرنے کے لئے ہو اور ہر کام اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے۔ اب اگر ہم کسی اور کو خوش کرنے کے لئے کرتے ہیں تو یہ شرک ہو گا۔

توحید اور شرک میں بال سے باریک فرق ہے۔ تو کیا ہم ماں باپ کے طرف سے صدقہ کر سکتے ہیں۔ کسی کی طرف سے صدقہ یا قربانی کر سکتے ہیں۔ یہ ایک طرح کا ہدیہ ہو گا۔

نبی پاکؐ کے پاس ایک صحابیؓ آئے کہ میں نے جاہلیت کے دور میں منّت مانی تھی کہ فلاں جگہ اونٹ ذبح کروں گا اب کیا کروں؟ آپؐ نے پوچھا کہ وہاں کوئی قبر ہے؟ کوئی ایسا متبرک درخت ہے؟ اس نے کہا کہ ایسا کچھ نہیں ہے پھر آپؐ نے اجازت دے دی۔

اگر آپ کوئی صدقہ، خیرات والدین یا کسی پیارے کے لئے کرنا چاہتے ہیں لیکن گھر سے کریں قبر پر جا کر نہیں۔ کھانا بھی کھلا سکتے ہیں کسی کی طرف سے کھلا سکتے ہیں۔ کسی کو خوش کرنے کے لئے کرنا جائز نہیں۔ جیسے محرم میں فلاں امام کے نام پر سبیل وغیرہ جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سب کچھ آسان کرکے بتادیا اب اسلام کی خوبصورتی دیکھیں۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

کروڑوں چیزوں میں سے صرف چار چیزیں حرام قرار دے کر فرمایا کہ پھر بھی اگر کوئی مجبور ہو جائے۔ یہاں اضطرار کا لفظ آیا ہے کہ ض ر ر سے۔ معنی کہ ناپسندیدہ اور نقصان دہ چیز پر مجبور کر دیا جائے۔ کوئی زبردستی کھلا دے۔ یا بھوک سے مجبور ہو کر کھانا پڑے۔ اللہ کو کسی چیز سے نفرت نہیں ہے بلکہ وہ ہمارے لئے اچھی پاکیزہ چیزیں پسند کرتا ہے اور دوسری بات یہ کہ اللہ نے منع کیا تو بندہ رُک جائے کہ میرے رَبّ کا حکم ہے۔ اللہ ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم اس کے احکام پر چلیں پھر باغی نہ بنیں۔ یعنی ایک تو مجبوری میں کھایا دوسرا بہت تھوڑا سا کھایا۔ حد پار نہیں کی۔

اس کی مثال اس طرح ہے کہ کسی نے کچھ گن پوائنٹ پر غلط حرام کھلا دیا یا حرام کام کروالیا۔ اب گناہ تو ہے لیکن معافی کی اُمید ہے۔ یا جیسے کوئی عورت یہ کہے میرے خاوند مجھے فلاں کام پر مجبور کرتے ہیں۔ مجبوری میں کیئے ہوئے گناہ پر اللہ سے معافی کی امید ہے۔ لیکن اگر کوئی شوق سے کام کرے اور کہے کہ میری مجبوری ہے کہ مجھے میکڈونلڈ کا چکن پسند ہے، کھالوں؟ تو یہ مجبوری نہیں ہے۔

اس کا معنی یہ ہے کہ موت اور زندگی کا معاملہ ہے۔ کہ چلو تھوڑا سے کھالو کہ مرنے سے بچ جائیں۔ یہاں یہ پتا چل رہا ہے کہ عام حالات میں تو یہ چیزیں حرام ہیں لیکن اگر کسی خاص مجبوری کی بناء پر کچھ کھانا پڑے تو بہت تھوڑا سا کھالیں اور پھر بھی اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ تمہیں تمھارے اس گناہ پر معاف کر دے گا بخش دے گا۔

جس کو رَبّ سے محبت ہو گئی تو کیا وہ اللہ کے لئے یہ چار چیزیں نہیں چھوڑ سکتے؟ جس سے محبت ہوتی ہے ہم اس کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ شیطان ہمیں بہکاتا ہے۔

بعض حالات میں شیطان ہمیں حرام کھلا کر ہم سے حرام کام کرواتا ہے۔ شیطان نے انسان پر پہلا حملہ کھانے پر ہی کیا تھا۔ آدمؑ کو وہ چیز کھانے کا کہا جس سے اللہ نے منع کیا تھا۔ انسان حرام کا لقمہ کھاتا ہے تو اس کا لباس اُتر جاتا ہے۔ حرام کاموں کا حرام کھانوں سے تعلق ہے۔ جب گندے کام کرنے لگتے ہیں۔ تو بے چین کر دیتا ہے۔

اب آگے اللہ فرماتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

﴿۱۷۴﴾ جو لوگ (خدا) کی کتاب سے ان (آیتوں اور ہدایتوں) کو جو اس نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے خدا قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔

کیا یہاں موضوع بدل گیا؟ نہیں۔ پیچھے بھی ایسے آیت آئی تھی۔

جب حرام کھانوں یا حرام کاموں کی بات آئے گی تو بعد میں ایسی بات آئے گی۔ کہ دین پڑھانے سکھانے والے لوگ اللہ کے احکام کو کھول کر بیان کر دیں چھپائیں نہیں اور نہ اللہ کے احکام کو بدلیں۔ کیونکہ کچھ دین سکھانے والے ڈر جاتے ہیں کہ لوگ مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔ لوگوں کو اپنے پاس اکٹھا کرنے کے لئے یا دنیا کے فائدے کے لئے اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ یہ ایسا دین سکھاتے ہیں کہ اللہ کے احکام صحیح نہیں پہنچاتے اور جھوٹی واہ واہ کرواتے ہیں۔ اللہ روزِ قیامت ایسے لوگوں سے بات ہی نہیں کرے گا۔

جن کو اللہ سے محبت ہوتی ہے وہ تو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ وہ قرآن پڑھتے ہیں کہ اللہ اُن سے بات کرے اور نماز پڑھتے ہیں کہ اللہ سے بات کریں۔ لیکن اگر اللہ ان سے بات نہ کرے تو کیا حال ہو گا؟ جن کو اللہ سے سچّی محبت ہے وہ اللہ کا دین صحیح آگے پہنچاتے، سکھاتے اور پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔

اپنے اوپر لے کر دیکھیں کہ اگر خاوند ناراض ہو جائیں۔ یا بچوں پر مت چیخیں۔ لڑائی نہ کریں۔ خاموش ہو جائیں۔ زبان کو سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔

اب قیامت کے دن اگر اللہ نے ہم سے بات نہ کی؟ ہمارا کیا حال ہو گا؟ وہ پاک بھی نہیں کرے گا۔ اور سخت عذاب بھی ہو گا۔ ایک اور جگہ قرآن میں آتا ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔ اللہ نہ کرے ہم ایسے لوگوں میں ہوں۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ

﴿۱۷۵﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب خریدا۔ یہ (آتش) جہنم کی کیسی برداشت کرنے والے ہیں!

ایک بندہ سیدھا راستے پر جا رہا ہے اگر گمراہی مل جائے؟

ہم سب یہاں دین سیکھنے آئے ہیں۔ اگر خدانخواستہ اُستاد آپ کو رہنمائی اور صحیح دین سکھانے کی بجائے غلط قسم کا علم دیں؟ سب سے پہلے تو ہم سب دعا کریں کہ اللہ ہمیں صحیح دین سکھائے۔ ہماری رہنمائی فرمادے۔ آمین

ہدایت بہت قیمتی ہے۔ دعا کیا کریں کہ دین کا صحیح علم ملے۔ کیونکہ دنیا میں بھٹک گئے تو واپسی کا راستہ ہے لیکن آخرت میں سے کوئی واپسی نہیں۔ واپس آ کر کچھ نہیں کر سکیں گے۔

دوسرا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم دین سیکھنے کے لئے آئیں اور یہاں بیٹھ کر کبھی ٹیکسٹ کرتے رہیں۔ ای میلز چیک کریں۔ سارا وقت دھیان ادھر اُدھر لگا رہے۔ تو کیا ہدایت مل گئی؟ نہیں بلکہ وقت برباد کیا اور اللہ کی ہدایت لینے کی بجائے نافرمانی میں لگے رہے۔ اللہ کی کتاب کو پیچھے ڈال کر گمراہی لی۔

آپ شریعت پڑھ رہے ہیں کیا مشکل ہے؟ اللہ کو آپ سے اطاعت چاہئے۔ تھوڑی مشکل ہے لیکن عمل کروگے تو کامیاب ہو جاؤ گے اور گمراہ لوگوں کے لئے عذاب ہو گا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾

یہ اس لئے کہ خدا نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل فرمائی۔ اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں (آکر نیکی سے) دور (ہوگئے) ہیں۔

اب اللہ نے ہمیں بتا دیا کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ لیکن ہم میں سے کتنے لوگ اس کے احکام کو سمجھتے ہیں؟ کون کتاب کو رہنمائی کے لئے پڑھتا ہے؟ ہم قران کی تلاوت کرتے ہیں۔ وِرد کرتے ہیں۔ اللہ اللہ کے وظیفے بھی کرتے ہیں۔ قوالی سنتے ہیں۔ بیٹھ کر جھوم بھی لیتے ہیں۔ تسبیح کرتے ہیں۔

لیکن کتنے لوگ قرآن کو سمجھ کر رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ نے اپنی مرضی بتا دی ہے، اب ہمیں اس پر عمل کرنا ہے۔۔ یہی اہلِ کتاب کا مسئلہ تھا۔ ہم سمجھ کر پڑھتے نہیں ہیں لیکن بیٹھ کر اختلاف کرتے ہیں۔ کئی غیر مسلم بھی ایسے ہی مسلمانوں پر بے جا تنقید کرتے ہیں۔

آج بھی سچّے لوگ موجود ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ھٹ دھرمی کی وجہ سے دین سے دور ہو جاتے ہیں۔

شِقَاقٍ کے معنی ہیں پھٹنا یا دور ہو جانا۔ اگر آپ راستہ بھول جائیں تو راستہ پوچھ لیں گے تو پہنچ جائیں گے تو یہ ہُوا اشقاق۔ لیکن کچھ ہدایت سے بہت دور چلے جاتے ہیں وہ شقاق بعید ہیں۔ وہ اللہ کے دین سے بہت دور ہیں۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کل میڈیا سے بھی غلط دین پھیلایا جا رہا ہے۔ کچھ اچھے چینل بھی ہیں الحمدُللہ لیکن بعض لوگ دین کو غلط انداز سے پیش کر رہے ہیں۔ جب بھی دین سیکھیں تو کچھ تحقیق کر لیں کہ کونسی ویب سائٹ صحیح ہے۔ کونسے دیندار لوگ اور اُستاد صحیح دین سکھا رہے ہیں۔

کچھ لوگوں نے قرآن کے ایسے ترجمے کئے ہیں جن سے شرک بھی ثابت ہوتا ہے، غلط ترجمے اور تفسیریں کر کے لوگوں کو گمراہ بھی کر رہے ہیں۔ اور ختم، قبر پرستی۔ پیری مریدی اور نجانے کیا کچھ ثابت کر رہے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح دین سیکھنے، سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔